

مسیحا کی پیاس
نمبر 3385
ایک خطبہ
شائع ہوا جمعرات، 18 دسمبر 1913 کو
موعوظ از سی۔ ایچ۔ اسپرژن
میٹروپولیٹن عبادت خانہ، نیونگٹن میں

”اس کے بعد یسوع نے یہ جان کر کہ سب باتیں پوری ہو چکیں، تاکہ نوشتہ بھی پورا ہو، کہا، مجھے پیاس لگی ہے۔“
یوحنا 28:19

ابتدائی مسیحی ہمارے منجی کے بارے میں زیادہ سوچتے اور گفتگو کرتے تھے بہ نسبت ہم۔ شاید اُن میں سے بعض ایمان سے راستبازی کے بارے میں اتنی صفائی نہ رکھتے تھے جتنی لازم تھی، لیکن وہ اُس قیمتی خون کے فضل پر نہایت واضح تھے، اور اگر وہ ہمیشہ فضل کی تعلیمات کو پوری وضاحت سے بیان نہ بھی کرتے تھے، تو بھی وہ بڑی قوت اور خوشبو کے ساتھ اُن ”پانچ زخموں“ کا ذکر کرتے تھے—میخوں کے نشانات اور بھالے کے گھاؤ کا۔

میری خواہش ہے کہ ہمارا دین بھی مسیح کی شخصی پہچان کی طرف کچھ زیادہ رجوع کرے۔ تعلیمات عقیدہ اپنی جگہ ہیں، اور بے شک وہ نہایت قیمتی حقائق کو واضح کرتی ہیں جو ہماری تسلی ہیں، لیکن اُن سب سے بڑھ کر مسیح کی ذات ہے—وہی راہ، اور حق، اور زندگی۔ ہمیں بہتر ہونا اگر ہم اکثر صلیب کے قدموں پر ٹھہر کر غور کرتے، اُس کے زخموں کو دیکھتے، گرنے والے قیمتی قطروں کو گنتے، اور اُس کی مصیبتوں میں اُس کے ساتھ شراکت ڈھونڈتے۔

ابتدائی مقدسین میں سے بعض نے مسیح کے ایک ہی زخم پر طویل رسالے لکھے، اور اکثر کئی دن اُس کے دُکھ کے ایک ادنیٰ پہلو کی مراقبہ میں گزار دیتے۔ ہم اس میں اُن کی تقلید نہیں کرسکتے، نہ ہمارے پاس وہ فرصت ہے، نہ ہی وہ ذہنی محنت جو انہیں میسر تھی۔ تو بھی، ہمیں اس پاک بھید کی جستجو اپنی بساط کے مطابق کرنی چاہیے۔ اس وقت ہم کلوری کی طرف چلتے ہیں، اور وہاں اپنے فدیہ دہندہ کی صدا سنتے ہیں، ”مجھے پیاس لگی ہے“ جب کہ وہ ہمارے گناہ کا بوجھ اُٹھا رہا تھا۔

بہت اختصار کے ساتھ ہم اس عبارت کو دیکھیں گے: اُول، یہ ہمارے نجات دہندہ کی صدا ہے، اور بس۔ دوم، اس کا ہم سے تعلق۔ سوم، اور افسوس کے ساتھ، اس کا بے دین لوگوں سے رشتہ۔

—اُول ہم یہ دیکھیں گے

I

- نجات دہندہ کی یہ صدا—”مجھے پیاس لگی ہے

کیا یہ صریح ثبوت نہیں کہ وہ فی الحقیقت انسان تھا؟ ابتدائی کلیسیا میں کچھ بدعتی اُٹھ کھڑے ہوئے جنہوں نے یہ دعویٰ کیا کہ خداوند کا جسم محض ایک سایہ تھا—کہ وہ بطور خدا تو یہاں موجود تھا، لیکن بطور انسان وہ محض ظاہراً ہی دکھائی دیتا تھا، حقیقتاً گوشت اور خون میں نہ آیا تھا۔ لیکن وہ پیاسا ہے۔ اور روح کو پیاس نہیں لگتی۔ روح نہ کھاتی ہے نہ پیتی ہے—وہ غیرمادی ہے اور اُس کو ان جسمانی ضرورتوں کا علم نہیں جو اس ناتواں گوشت اور خون سے مخصوص ہیں۔ چنانچہ ہم کامل یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ، ”کلام جسم بنا اور ہم میں خیمہ زن ہوا، اور ہم نے اُس کا جلال دیکھا، ایسا جلال جو باپ کے اکلوتے“ کا ہے، فضل اور سچائی سے معمور۔

اس سے بڑھ کر اُس کی انسانیت کی حقیقت کا اور کیا ثبوت ہوگا کہ اُس نے کہا، ”مجھے پیاس لگی ہے۔“ اس میں بہر حال ہم اُس کے ساتھ ہمدردی کرسکتے ہیں۔ جب سے اُس نے عشا کے موقع پر یہ کہا، ”اب سے میں تاک کی اس پیداوار میں سے نہ پیوں گا اُس دن تک جب تک تمہارے ساتھ اپنے باپ کی بادشاہی میں نیا نہ پیوں“، اُس وقت سے اُس نے نہ کھانے کا ذائقہ چکھا نہ پینے کا۔

اور پھر بھی اُسے کس قدر پانی کی ضرورت تھی، کیونکہ اُس طویل رات میں جو اُس نے گُستان جتسمانی میں بسر کی، وہ پسینہ بہاتا رہا—اور ہم جانتے ہیں وہ کیسا پسینہ تھا—گویا خون کے بڑے بڑے قطرے زمین پر ٹپکتے تھے۔ ایسی مشقت اُس کی راحت کا تقاضا کرتی تھی۔ پھر اُسے کابن اعظم کایفا کے پاس اور اُس کے بعد پیلاطس کے پاس گھسیٹا گیا۔ اُس نے اپنے دشمنوں کے

الزامات کا سامنا کیا، اور اپنے آپ کو سخت قابو میں رکھا، تاکہ مانند اُس بھیڑ کے جو اپنے اُون کاٹنے والے کے سامنے گونگی کھڑی رہتی ہے، وہ خاموش رہے۔

اُس کے بدن پر ایسا بار ڈالا گیا جیسا نہ کبھی ہم میں سے کسی نے اُٹھایا ہے، نہ کبھی اُٹھا سکے گا۔ ایسا بار جس کا ہم تصور بھی نہیں کر سکتے۔ اور پھر بھی نہ نوالہ نان اُس کے مبارک اور سوکھی ہونٹوں پر آیا، نہ پانی کا قطرہ۔ پس وہ کس طرح نہ اُپکار اُٹھتا، ”مجھے پیاس لگی ہے“، جب کہ تاریکی کی قوتوں سے اتنی ساعتوں کی کشتی کے بعد وہ اب مرنے کو تھا

یاد رہے، ہمارے خُداوند کو جس خاص طریقہ سے موت دی گئی۔ دست و پا میں میخوں کا چھیدنا ضرور بخار لاتا۔ یہ اعضا اگرچہ بدن کے اہم حصوں سے بعید ہیں، تو بھی وہ نہایت نازک اور باریک اعصاب سے بھرے ہیں، اور درد جلدی اُن سے گزر کر سارے جسم کو بھڑکتے ہوئے بخار میں ڈال دیتا ہے۔

ہمارے خُداوند کے اپنے کلام زبور بائیس میں تمہارے سامنے آئیں گے۔ ”میری طاقت ٹھکانے کے برتن کی مانند خشک ہو گئی ہے، اور میری زبان میرے جیڑوں سے چپک گئی ہے، اور تو نے مجھے موت کی خاک میں ملا دیا ہے۔“ تم میں سے جن کو بخار نے کبھی گھیر لیا، وہ بھی یاد کر سکتے ہیں کہ کیسے وہ تمہیں برتن کی مانند خشک کرتا اور تمہارے بدن کی تمام رطوبتوں کو سکھا دیتا، جیسے گرمی کے دنوں میں کھیت مرجھا جاتے ہیں۔

تب تمہیں واقعی پیاس لگتی تھی۔ لیکن تمہارے نجات دہندہ کو دوہری پیاس لگی۔ طویل روزہ بغیر طعام اور مشروب، اور پھر موت کی تلخ تڑپ۔ پس اُس کے ساتھ ہمدردی کرو، اے پیارو، اور یاد رکھو کہ یہ سب تمہارے واسطے تھا۔ اور تمہارے لئے اُس وقت جب تم اُس کے دشمن تھے۔ گویا دنیا میں اور کوئی نہ تھا۔ اگرچہ اُس نے اپنے تمام برگزیدوں کے لئے دکھ اُٹھایا، تو بھی ہر ایک کے لئے خاص طور پر میخیں ٹھونکی گئیں، ہر ایک کے لئے اُس نے پیاس کی، اور ہر ایک کے لئے اُس نے سرکہ اور حنظل کا گھونٹ چکھا۔ اُو پھر، اور اُن مبارک ہونٹوں کو چومو، اور اپنے نجات دہندہ کے حضور خشوع کے ساتھ سجدہ کر کے حمد کرو۔

مزید اے بھائیو، ہمیں کامل یقین ہے کہ جب ہمارے خُداوند نے کہا، ”مجھے پیاس لگی ہے“، تو اُس نے پیاس کی انتہائی تلخی محسوس کی۔ وہ کوئی شکوہ کرنے والا نہ تھا۔ تم نے کبھی اُس کے ہونٹوں سے ایسا لفظ نہ سنا جو خاموش رہ سکتا تھا۔ وہ واقعی سخت انتہا تک پہنچا تھا جب اُس نے یاروں اور دشمنوں کے سامنے اعلان کیا کہ وہ پانی کی بوند کو ترس رہا ہے۔

بعض نے کہا ہے کہ یہ صدا، ”مجھے پیاس لگی ہے“، جو اُس نہایت کڑوی اور بیبت ناک صدا، ”اے میرے خُدا، میرے خُدا، تُو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا؟“ کے بعد آئی، اس بات کا ثبوت تھی کہ نجات دہندہ کی کشمکش میں ایک رُخ پھرا۔ کہ اُس کی مصیبت کے اوّل حصے میں وہ ایسے شدید دھیان اور اندرونی کرب میں گھرا تھا کہ پیاس کو نہ سوچ سکا، جو کہ اگرچہ سخت تھی، مگر اُس دکھ کے سامنے کم تھی جب باپ نے عدالت کے سبب سے اپنا منہ اُس سے پھیر لیا۔ لیکن اب اُس نے اپنی سوچوں کو کسی قدر جمع کیا اور اپنے بدنامی دردوں سے نبرد آزما ہوا۔

ممکن ہے ایسا ہو۔ شاید وہ صدا اس بات کی علامت تھی کہ لڑائی کا رُخ مڑ گیا اور فتح اُس دُکھ اٹھانے والے بہادر کے نزدیک ہے۔ لیکن اُہ! اے بھائیو، اگرچہ اس صدا میں سیاہ تر تاریکی کے بیچ کچھ روشنی کی جھلک تھی، تو بھی تم کبھی سمجھ نہ سکو گے کہ وہ کیسی پیاس تھی جس نے نجات دہندہ کے ہونٹ اور دہان کو خشک کیا۔ تم کبھی ویسی پیاس نہ سہو گے جیسی اُس نے اپنے پورے جلال میں سہی۔ سردی، بھوک، ننگ اور پیاس تمہارے نصیب میں آسکتی ہے، لیکن اُس کی پیاس میں جو غم تھا، وہ تم کبھی نہ جان سکو گے۔ اُس میں ایسی تلخی تھی جسے میری زبان بیان نہیں کر سکتی۔

ایک اور خیال دل میں آتا ہے۔ اور میں تمہیں یہاں دھوکا نہ دوں گا۔ میں اپنے خُداوند کا شکر کرتا ہوں کہ اُس نے کہا، ”مجھے پیاس لگی ہے!“ اُہ، بھائیو، کبھی کبھی جب ہم سخت بیمار ہوتے ہیں، یا کسی چھوٹی کمزوری میں مبتلا ہوتے ہیں، اگرچہ وہ جان لیوا نہیں، لیکن ہمیں بہت دکھ دیتی ہے، تو ہم شکوہ کرتے ہیں، یا کم از کم یہ کہتے ہیں، ”مجھے پیاس لگی ہے۔“ اب کیا ہم خطا کرتے ہیں؟ کیا ہمیں فلسفیوں کی طرح سخت ہونا چاہیے؟ کیا ہمیں اُس ہندوستانی کی مانند ہونا چاہیے جو جلتے ہوئے بھی گیت گاتا ہے؟ کیا ہمیں سینٹ لارنس کی مانند ہونا چاہیے جو انگاروں پر جلتے وقت بھی مسکرا کر کہتا ہے؟ کیا استونیوں کا صبر مسیحیت کا حصہ ہے؟

برگز نہیں! بلکہ یسوع نے کہا، ”مجھے پیاس لگی ہے“ اور یوں اُس نے اجازت دی تم سب کو جو غموں اور دکھوں سے جھکے ہو، کہ اپنے بستر پر پاسبانوں کے کان میں دھیرے سے کہو، ”مجھے پیاس لگی ہے۔“ ”مجھے یقین ہے تم اکثر اپنے آپ کو اس پر شرمندہ سمجھتے ہو۔ تم نے کہا، ”اگر میرے پاس کوئی بڑا دکھ ہوتا، یا اگر میرے درد واقعی جان لیوا ہوتے، تو میں اپنے محبوب کے بازو پر تکیہ کر سکتا۔ لیکن یہ چھوٹا سا درد، یا یہ تیر جو میرے بدن کو چھیدتا ہے اور مجھے سخت کرب دیتا ہے، اگرچہ یہ ”مجھے ہلاک نہیں کرتا، پھر بھی مجھے بے قرار کر دیتا ہے۔“

چنان ہی جیسے یسوع رویا تاکہ تمہیں اجازت ہو کہ اپنے غموں اور دکھوں پر روؤ، ویسے ہی اُس نے کہا، ”مجھے پیاس لگی ہے“، تاکہ تمہیں اجازت ہو کہ صبر کے ساتھ، جیسے اُس نے کیا، اپنی چھوٹی سی شکایتیں بیان کرو۔ تاکہ تم نہ سوچو کہ وہ تمہارا تمسخر اڑاتا ہے، یا تمہیں اجنبی جان کر نیچا دیکھتا ہے، بلکہ یہ جان لو کہ وہ ہر حال میں تمہارے ساتھ ہمدردی رکھتا ہے۔

وہ کسی کاسیوس کی مانند زبان استعمال نہیں کرتا، جس نے قیصر کا تمسخر کیا جب وہ بیمار ہوا اور کہا:

اور جب اُسے دورہ پڑا تو میں نے دیکھا“
کس طرح وہ کانپا: یہ سچ ہے، یہ خدا کانپ اٹھا
اُس کے بزدل ہونٹوں کا رنگ اڑ گیا؛
اور وہی اُنکھ، جس کا جلال دنیا پر ببیت ڈالتا تھا
اپنی روشنی کھو بیٹھی: میں نے اُسے کراہتے سنا؛
ہاں، اور وہی زبان جس نے رومیوں کو حکم دیا
،کہ اُسے نشان لیں اور اُس کے اقوال اپنی کتابوں میں لکھیں
،’افسوس! وہ پکار اُٹھی، ’مجھے کچھ پانی دے، تھینیس
”گویا ایک بیمار لڑکی کی مانند۔

اور کیوں نہ ایسا ہوتا؟ وہ محض انسان تھا۔ وہ محض ”ایک بیمار لڑکی“ کی مانند تھا، اور آخر بیمار لڑکی میں تحقیر کی کیا بات ہے؟ یسوع مسیح نے کہا، ”مجھے پیاس لگی ہے“، اور اس میں اُس نے دنیا بھر کی ہر بیمار لڑکی، ہر بیمار بچے، اور ہر بیمار شخص سے کہا، ”استاد، جو اب آسمان پر ہے، لیکن جو زمین پر دکھ اٹھا چکا، وہ مصیبت زدوں کے آنسو کو حقیر نہیں جانتا، بلکہ بسترِ مرض پر اُن پر رحم کرتا ہے۔

یسوع نے کہا، ”مجھے پیاس لگی ہے۔“ اے عزیزو، جب ہمارے خُداوند نے یہ کلمات ادا کئے، تو کیا میں تم سے نہ کہوں کہ ایک لمحہ حیرت و تعجب سے اس پر غور کرو؟ وہ کون تھا جس نے کہا، ”مجھے پیاس لگی ہے؟“ کیا تم نہیں جانتے کہ وہی ہے جس نے بادلوں کو تول دیا اور سمندر کی گہرائیوں کو بھر دیا؟ اُس نے کہا، ”مجھے پیاس لگی ہے“، حالانکہ اُسی میں اب حیات کا چشمہ ہے جو ہمیشہ کی زندگی تک اُبلتا ہے

ہاں، وہی جس نے ہر دریا کو اُس کی راہ دکھائی اور کھیتوں کو بارش سے سیراب کیا—وہی تھا، بادشاہوں کا بادشاہ اور خُداوندوں کا خُداوند، جس کے آگے جہنم لرزتا اور زمین کپکپاتی ہے۔ وہی ہے جسے آسمان پرستش کرتا اور تمام ابدیت اُس کے حضور سجدہ کرتی ہے—وہی تھا جس نے کہا، ”مجھے پیاس لگی ہے!“ ”بے مثال فروتنی—خُدا کی لامحدودیت سے ایک پیاسے، اُمرتے انسان کی کمزوری تک

اور یہ بھی یاد رکھو کہ یہ سب تمہارے لئے تھا۔ جس نے تمہارے لئے دکھ اُٹھایا وہ کوئی عام انسان نہ تھا جیسا تم ہو، بلکہ کامل اور ہمیشہ مبارک خُدا، سب رئیسوں اور ہر نام سے برتر۔ وہی تھا جس نے اس عمیق فروتنی میں جھک کر پکارا، ”اجیسے تم نے کیا،“ ”مجھے پیاس لگی ہے“

پھر سنو۔ میں اس ندا، ”مجھے پیاس لگی ہے“، میں کفارہ کی ایک جھلک دیکھتا ہوں جو وہ اُس گھڑی پیش کر رہا تھا۔ مسیح کے صلیب پر درد گنہگاروں کے گناہ اور غم کے بدلے میں شمار کئے جائیں
اُس نے برداشت کیا تاکہ ہم کبھی نہ کریں
”باپ کے عادل غضب کو۔

اب، اے بھائیو، جہنم میں شریروں کی سزا کا ایک حصہ یہ ہے کہ ہر طرح کی تسلی اُن سے چھین لی جاتی ہے۔ انسان نے اپنے خالق کی فرمانبرداری سے انکار کیا—وقت آئے گا جب خالق انسان کی مدد سے انکار کرے گا۔ انسان نے خُدا کی خدمت نہ کی—وقت آئے گا جب خُدا کی مخلوقات انسان کی خدمت نہ کریں گی۔ استاد کے وہ سنگین کلمات یاد کرو، جب اُس نے کہا کہ دولت مند آدمی کے پاس اپنی زبان ٹھنڈی کرنے کو پانی کا ایک قطرہ نہ تھا اور وہ شعلہ میں تڑپ رہا تھا! اور پھر بھی اُس سے پانی روک لیا گیا، کیونکہ اُس نے خُدا کے خلاف بغاوت میں جان دی۔

اُہ! اے عزیزو، اگر ہم اپنے حق کے مطابق پاتے، تو زندگی کی کوئی راحت ہمیں نصیب نہ ہوتی۔ ہوا بھی ہمیں سانس نہ دیتی، اور روٹی، جو زندگی کا سہارا ہے، ہمیں غذا نہ دیتی۔ بلکہ ساری مخلوقات ہمارے خلاف ہتھیار بند ہوتیں، کیونکہ ہم خُدا کے خلاف ہتھیار بند ہیں۔ وہ وقت آئے والا ہے جب جو حضرتِ اعلیٰ کے مقابلہ میں کھڑے ہوں گے وہ ہر تسلی سے محروم ہوں گے—نہ کوئی راحت باقی رہے گی، نہ اُس کی اُمید۔ ہر وہ چیز جو زندگی کو سہل کر سکتی تھی کھینچ لی جائے گی، اور ہر وہ چیز جو زندگی کو ناقابلِ برداشت بنا سکتی تھی اُن پر اُنڈیلی جائے گی۔ کیونکہ شریروں پر خُدا جال، آگ اور گندھک برسانے گا، اور بولناک طوفان—یہی اُن کے پیالے کا حصہ ہوگا۔

دیکھو، جب عمانوئیل ہمارے لئے کھڑا ہوا اور ہماری جگہ ڈکھ اُٹھایا، تو اُسے بھی پیاس لگتی تھی۔ اُسے ہر راحت سے محروم ہونا تھا، آخری چیتھڑے تک ہر نہ ہونا تھا، اور صلیب پر لٹکایا جانا تھا، گویا زمین نے اُسے رد کر دیا اور آسمان نے اُسے قبول نہ کیا۔ دو جہانوں کے درمیان وہ نہایت غربت میں مر گیا، اور ہمارے گناہ کے سبب اُس نے پکارا، ”مجھے پیاس لگی ہے“

اے پیارو، کبھی ایسے لوگوں کی سنگت نہ ڈھونڈو جو خُداوند کے مصائب کو کم جانتے ہیں، کیونکہ جان لو کہ وہ اس کے ساتھ کفارہ کے جلال کو کم کرتے ہیں۔ اگر گنہگار کے لئے خُدا کے خلاف بغاوت کرنا کوئی چھوٹی بات تھی، تو مسیح کے لئے اُسے چھڑانا چھوٹی بات نہ تھی۔ بلکہ یہ اُس کے جلال کا سب سے نمایاں کام ہے کہ اُس نے ہمارے لئے فدیہ پایا اور ہمیں گڑھے میں اترنے سے بچا لیا۔

محبت جتنی عظیم، نجات بھی اتنی ہی عظیم۔ گناہ اور اُس کی سزا کو ہلکا نہ جانو، کہیں ایسا نہ ہو کہ تم مسیح کو اور اُس کے دکھوں کو بھی ہلکا سمجھنے لگو۔ وہ صدا، ”مجھے پیاس لگی ہے“، اُس کفارے کا حصہ ہے جو مسیح نے ہمارے بدلے ادا کیا، کیونکہ اگر وہ نہ پیاسا ہوتا، تو گنہگار ہمیشہ پیاسے رہتے اور آسمان کی خوشی، راحت اور سلامتی سے محروم رہتے۔

اس صدا پر غور کرتے ہوئے ایک اور خیال سامنے آتا ہے۔ کیا یہ کہنا مبالغہ ہوگا کہ ان کلمات کے پیچھے، ”مجھے پیاس لگی ہے“، محض مشروب کی پیاس سے بڑھ کر کوئی بات تھی؟ ایک بار جب وہ سامری کنوئیں پر بیٹھا تھا تو اُس نے اُس گنہگار عورت سے کہا، ”مجھے پانی پلا۔“ اور اُس نے اُسے پانی پلایا۔ ایسا پانی جو دنیا نہیں جانتی، جب اُس نے اپنا دل اس کو دے دیا اور اُس کی خوشخبری کو قبول کیا۔

مسیح ہمیشہ قیمتی جانوں کی نجات کو ترستا ہے، اور صلیب پر اُس کی یہ صدا جو سننے والوں کے دلوں کو دہلا گئی، دراصل اُس کے عظیم دل کا شعلہ تھا، جب اُس نے ہجوم کو دیکھا اور اپنے خُدا کی طرف پکارا، ”مجھے پیاس لگی ہے۔“ وہ انسان کی نجات کو ترستا تھا، وہ ہماری مخلصی کے کام کو پورا کرنے کو پیاسا تھا۔ آج بھی اُس لحاظ سے وہ پیاسا ہے، کیونکہ وہ اب بھی اُنے والوں کو قبول کرنے کو تیار ہے، اب بھی پکا عزم رکھتا ہے کہ اُنے والے کبھی رد نہ کئے جائیں، اور اب بھی چاہتا ہے کہ وہ اُنیں۔

آہ! اے گنہگار جانوں، تم مسیح کے پیاسے نہیں، لیکن تم نہیں جانتے کہ وہ تمہارے لئے کتنا پیاسا ہے۔ اُس کے دل میں اُن کے لئے محبت ہے جو اُس سے محبت نہیں رکھتے۔ مسیح نہیں چاہتا کہ تم ہلاک ہو، نہیں چاہتا کہ تم جہنم میں پھینکے جاؤ۔ پس اپنے ”آپ کو اُس کے نرم جُوتے کے سپرد کرو، جس نے تمہاری جان کی بھلائی کے لئے کہا،“ مجھے پیاس لگی ہے۔

آہ! میری تمنا ہے کہ ہم سب جو مسیح سے محبت رکھتے ہیں، اپنے ہم جنسوں کی نجات کے لئے زیادہ بھوک اور پیاس رکھتے۔ خُداوند ہمیں اُن کے ساتھ ہمدردی کرنا سکھائے۔ اگر اُس نے گنہگاروں کے لئے رویا، تو ہماری آنکھیں کبھی خشک نہ رہیں۔ اگر وہ اُن کی جانوں کے لئے تڑپا، تو ہم بھی اپنے دلوں کو نہ روکیں، کیونکہ وہ نجات نہیں پاتے، بلکہ انجیل مسیح کو جہالت، لاپرواہی یا ہٹ دھرمی سے ٹھکراتے ہیں۔

یہ حصہ خُداوند کے بارے میں اتنا ہی کافی ہے۔ اپنی آنکھیں نہ پھیرنا، بلکہ دیکھتے اور سنتے رہو جب وہ پُکار رہا ہے، ”مجھے پیاس لگی ہے۔“

—اب بہت اختصار سے آئیے غور کریں

II

- اس صدا کے ساتھ ہمارا رشتہ اور ہمارا فرض۔

میں اس حصہ کلام میں خدا کے لوگوں سے خطاب کرتا ہوں، اور پہلا کلمہ یہ ہے—آے بھائیو! اس سبب سے کہ یسوع مسیح نے فرمایا، ”میں پیاسا ہوں،“ تم اور میں اُس ہولناک پیاس سے چھٹکارا پا چکے ہیں جو کبھی ہمیں کہا جاتی تھی۔ ہمیں برسوں پہلے رُوح القدس نے جگایا تاکہ ہم اپنی ہلاکت کو پہچانیں۔ اُس سے پہلے ہم نے گناہ کو نہ جانا تھا۔ کہ وہ کس قدر ہلاک کرنے والی بُخار کی مانند ہے۔ ہم نے اُسے اپنے ہی دامن میں چھپائے رکھا، مگر جب ہماری حالت کی سنگینی ہم پر ظاہر ہوئی تو ہم ناچار پیاسے ہوئے اور رحم کی فریاد کرنے لگے۔

ہم میں سے بعض کی پیاس نہایت شدید تھی—ہم بمشکل ہی سوتے تھے—اور کھانے کے لقمے بھی اکثر اپنی مایوسی کے عذاب میں چھوڑ دیتے تھے۔ مجھے یاد ہے کہ میری جان نے زندگی پر گلا گھونٹنے کو ترجیح دی، کیونکہ خدا کے قہر کے سایہ تلے جینا نہایت دشوار معلوم ہوتا تھا—گناہ کے احساس میں بیدار، مگر گناہ سے رہائی پانے میں عاجز۔

لیکن اب وہ پیاس جاتی رہی ہے، کیونکہ ہم نے فرزندیت، نجات، اور معافی کو پا لیا ہے۔ تم اپنے تمام پیاس کے ساتھ یسوع کے پاس آئے، اور جھک کر اُس نہرِ زلال سے پیا۔ اور اب تم ناقابلِ بیان خوشی سے شادمان ہو، کیونکہ تمہاری پیاس جاتی رہی۔ اُسے خوشی سے اپنے ہاتھ بجاؤ جب اس کو یاد کرو۔ فروتن رہو کہ تمہیں اُس کی پیاس نے تمہاری پیاس سے بچانا تھا، مگر شادمان بھی ہو کہ وہ کام ہو چکا ہے، اور تم پھر کبھی اُس طرح نہ پیاسو گے، کیونکہ مسیح فرماتا ہے، ”جو اُس پانی میں سے پئے جو میں اُسے دُوں گا وہ ابد تک پیاسا نہ ہوگا، بلکہ وہ پانی جو میں اُسے دُوں گا اُس کے اندر ہمیشہ کی زندگی کے لئے چشمہ بن جائے گا۔“

تمہاری نہ ختم ہونے والی خواہشیں تمہیں گنیں۔ وہ چونک جو تمہارے اندر تھی اور پکارتی تھی، ”دو، دو،“ آخر سیر ہو گئی۔ وہ خلش ضمیر جو خدا کی محبت سے بیدار ہوئی تھی اب مطمئن ہے۔ اب، اُسے خوشی! تمہارا غم جاتا رہا، تمہارا سلام دریاؤں کی مانند بہہ آیا، اور تمہاری راستبازی سمندر کی لہروں کی مانند ہے۔ شادمانی سے جیو، خوشی سے جیو۔ دوسروں کو بتاؤ کہ مسیح نے تمہارے لئے کیا کیا ہے۔ اپنی روٹی اکیلے مت کھاؤ، بلکہ دنیا میں اعلان کرو کہ مرنے والے نجات دہندہ کی پیاس کے وسیلہ سے تمہاری پیاس جاتی رہی۔

اور چونکہ تم اُس پہلی تلخ پیاس سے چھٹکارا پا چکے ہو، اب ایک اور پیاس سے بھرنے کی جستجو کرو—مسیح کی زیادہ طلب کی پیاس۔ اُسے اُس کی محبت کی میٹھی مے! جو ایک بار اُس کا مزہ چکھتا ہے وہ اور زیادہ چاہتا ہے۔ اُس کے ساتھ نزدیک تر چلنے کی پیاس کرو، اُسے اور زیادہ جاننے کی پیاس کرو، اُس کی مانند بننے کی پیاس کرو، اُس کے دکھوں کے بھید کو اور زیادہ سمجھنے کی پیاس کرو، اور اُس کے مبارک ظہور کی زیادہ اُمید رکھنے کی پیاس کرو۔ ”اُسے میرے خدا، تجھ سے نزدیک، اور نزدیک۔“ یہی تمہارا نعرہ ہو۔ اپنا منہ کشادہ کر، کیونکہ وہ اُسے بھرے گا۔ اپنی خواہشوں کو وسیع کر، کیونکہ وہ اُن سب کو پورا کرے گا۔

اور ایک اور پیاس کی پرورش کرو—وہی پیاس جس کے ساتھ ہم پڑھتے ہیں کہ ہمارا خداوند پیاسا تھا—روحوں کی تبدیلی کی پیاس۔ ہمیں صرف بیس آدمی دے دو جو دوسروں کی نجات کی پیاس رکھیں، تو ہم عظیم کام دیکھیں گے۔ مگر ہائے! ہم کتنے سرد ہیں، کتنے سخت دل ہیں، اور نیند میں ہیں، حالانکہ انسان ہر روز ہلاک ہو رہے ہیں۔ دیکھو یہ مجمع جو اس عبادت گاہ میں جمع ہے! ہم سب پھر کبھی ساتھ نہیں ہوں گے۔ شاید ہم میں سے بعض اگلے سبت سے پہلے ہی ابدیت میں جا چکے ہوں گے—اور جو اس زندگی سے رخصت ہوں گے، اُن میں سے بعض شاید جہنم میں جا پڑیں۔ اور پھر بھی ہمارے پاس اُن کے لئے کوئی آنسو نہیں! اے خدا! ہمارے دل کو موسیٰ کے عصا سے بھی زیادہ زور اور ضرب لگا، اور ہماری آنکھوں کو ہمدردی کے آنسوؤں سے بھر دے!

سوچو کہ تمہارا اپنا بچہ کھو جائے، کہ تمہارا اپنا رشتہ دار ہلاک ہو! اپنے آپ کو جوشیلے دُعا کے لئے جگاؤ، تڑپتی خواہش کے لئے جگاؤ، اور لگاتار کوشش کے لئے جگاؤ—اور اِس گھڑی سے کبھی یہ پیاس نہ بجھنے دو، بلکہ اپنے خداوند کی مانند اُس کو ”اپنے اندر بھرنے دو، اور تمہیں عملی طور پر یہ کہنے پر مجبور کرے،“ ”میں پیاسا ہوں۔“

—اب میرا آخری نکتہ بہت ہی بھاری ہے۔ کاش مجھے اِسے بیان نہ کرنا پڑتا۔ یہ خطاب ہے

III

- بے خدا مردوں اور عورتوں کے نام۔

اگر خداوند یسوع مسیح نے پیاس کی جب کہ وہ صرف دوسروں کے گناہ اُٹھانے ہوئے تھا، تو سوچو تم پر کیسی پیاس ہوگی جب خدا تمہیں تمہارے اپنے گناہوں کے سبب سزا دے گا؟ یا تو مسیح تمہارے لئے پیاسا ہو، یا پھر تم ہمیشہ اور ہمیشہ کے لئے پیاسے رہو۔ صرف دو ہی راہیں ہیں—یا عدالت ایک قائم مقام کے وسیلہ سے پوری ہو، یا پھر تمہاری ابدی ہلاکت میں اُس کا جلال ظاہر ہو۔ غور کرو، جب تمہارا میٹھا پیالہ اور بہتا ہوا جام تم سے چھین لیا جائے گا، اور تمہاری زبان کو تر کرنے کے لئے ایک قطرہ پانی بھی نہ ملے گا—جب تمہارے نفیس کھانے اور خوشی کے میلے ہمیشہ کے لئے موقوف ہو جائیں گے—نہ تمہاری آنکھوں کے لئے روشنی، نہ تمہارے جسم کے کسی بھی حصے کے لئے خوشی، بلکہ تمہاری جان ناقابلِ بیان ہلاکت میں! ڈالی جائے گی

میں اُس دردناک عذاب کی تصویر کشی نہ کروں گا جو ہلاک شدہ رُوحیں سہتی ہیں، خواہ خود مسیح کے الفاظ ہی کیوں نہ ہوں۔ مگر میں تمہیں یہ بات اپنے دل پر رکھنے کو کہتا ہوں—اگر مسیح، جو خدا کا بیٹا تھا، اُن گناہوں کے لئے جن کے وہ خود مالک نہ تھا، اتنی کڑوی اذیت سہہ گیا، تو تم جو خدا کے بیٹے نہیں بلکہ اُس کے دشمن ہو، اپنے ہی گناہوں کے سبب کتنی زیادہ تلخی سہو گے؟ اور تم ضرور وہ سہو گے اگر مسیح، وہ قائم مقام، تمہارے لئے نہ کھڑا ہو۔ وہ سب کے لئے قائم مقام نہ ہوا، بلکہ صرف اپنے لوگوں کے لئے۔

تم مجھ سے پوچھتے ہو، ”کیا وہ میرے لئے قائم مقام ہو؟“ میں تمہیں بتا سکتا ہوں اگر تم اس سوال کا جواب دے سکو: ”کیا تم یسوع مسیح پر بھروسہ کرتے ہو؟ کیا تم ابھی اُسی پر توکل کرو گے؟“ اگر ہاں، تو یسوع پر بچہ مانند سادہ ایمان تمہیں نجات بخشدے گا۔ اب یاد رکھو، اگر تم ایمان لاؤ، تو تمہارے سب گناہ مسیح پر ڈال دیے گئے ہیں، اور وہ پھر کبھی تم پر نہ ڈالے جائیں گے۔ اگر تم ایمان لاؤ، تو مسیح تمہاری جگہ سزا سہ چکا ہے، اور تم کبھی سزا نہ پاؤ گے، کیونکہ وہ تمہارے لئے سزا پا چکا ہے۔

قائم مقامی—یہی ہمارے اعتماد کی بنیاد ہے۔ چونکہ وہ لعنتی ٹھہرایا گیا، ہم لعنتی نہیں ٹھہرائے جا سکتے، کیونکہ اگر ہم اُس پر ایمان لائیں تو اُس کی تمام اذیت ہمارے لئے تھی، اور ہم مسیح کی عدالت گاہ کے سامنے بری ٹھہرائے جاتے ہیں۔ خداوند تمہیں آج ہی اس سادہ ایمان کو نجات دہندہ پر رکھنے کی توفیق بخشے، تاکہ وہ اپنی جان کی مشقت کو تم میں دیکھ کر شادمان ہو، اور اُس کے بڑے دل کی پیاس تسلی پائے۔ خداوند تمہیں برکت دے۔ آمین۔

تفسیر از سی۔ ایچ۔ اسپرژن
زبور 51؛ 32؛ متی 68-59:26؛ لوقا 23

آئیے ہم دو زبور توبہ پڑھیں۔ توبہ اور ایمان ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے آسمان تک کا سفر طے کرتے ہیں۔ توبہ کرنا اور ایمان لانا مسیحی زندگی کا بڑا حصہ ہے۔

اول، ہم زبور 51 پڑھیں، جو داؤد نے بت شبع کے ساتھ اپنے بڑے گناہ کے بعد لکھا، جب نائن نبی کے وسیلہ سے وہ توبہ تک پہنچایا گیا۔ اگرچہ ہم کسی کھلے اور بڑے گناہ میں نہ بھی گرے ہوں، پھر بھی شاید اگر ہم اپنے دلوں کو ویسا دیکھ سکیں جیسا خدا دیکھتا ہے، تو ہم بھی اُسی طرح شرمندہ ہوں جیسے شاعر مقدس ہوا جب اُس نے اپنی اہلیں اور کراہیں لے کر یہ زبور انٹیل دیا۔

"آیت 1۔" اے خُدا! اپنی شفقت کے مطابق مجھ پر رحم فرما۔ اپنی فراوان رحمت کے مطابق میری خطاؤں کو مٹا دے۔ کیا شیریں الفاظ ہیں یہ! "شفقت"، "فراوان رحمت"۔ توبہ کی آنکھ ہی ہے جو خدا کی نرمی کو سب سے جلدی پہچانتی ہے۔ گنہگار جب اپنے دل میں سزا محسوس کرتا ہے تو اُس کی نظر تسلی کی پر جھلک کو ڈھونڈتی ہے، اور وہ خدا کی شفقت اور رحمت پر جا ٹھہرتی ہے۔ یہ دعا صرف معافی کے لئے نہیں بلکہ پاکیزگی کے لئے بھی ہے۔

"آیت 2۔" مجھے میری بدکرداری سے خوب اچھی طرح دھو ڈال اور مجھے میرے گناہ سے پاک کر۔ اے خُدا، اس داغ کو مٹا دے! میں اب اسے اور برداشت نہیں کر سکتا۔ ہر نشان سے مجھے صاف کر دے۔

"آیت 3۔" کیونکہ میں اپنی خطاؤں کو مانتا ہوں، اور میرا گناہ برابر میرے سامنے ہے۔ میں تجھ سے اقرار کرتا ہوں، کیونکہ یہ مجھے ڈھونڈتا رہتا ہے۔ یہ ہمیشہ میری آنکھوں کے سامنے ہے۔ جدھر بھی رُخ کروں، یہ میرے سامنے آکھڑا ہوتا ہے۔

آیت 4۔ "تجھ ہی سے، تجھ ہی سے میں نے گناہ کیا ہے اور وہ بُرا کام کیا ہے جو تیری نظر میں ہے، تاکہ جب تُو کلام کرے تو "راست ٹھہرے اور جب قضا کرے تو بے عیب رہے۔" اگرچہ اُس نے اپنی قوم کے خلاف گناہ کیا، اور بت شبع اور اُوربہ کے ساتھ بدی کی، لیکن وہ دیکھتا ہے کہ اصل بدی خدا کے خلاف تھی۔ وہ جانتا ہے کہ اصل زہر یہی تھا کہ اُس نے خدا کے نام کو بے عزت کیا، جس کا وہ خادم تھا۔

آیات 5-7۔ "دیکھ، میں بدی میں پیدا ہوا اور گناہ میں میری ماں نے مجھے جنم دیا۔ دیکھ، تُو اندرونی سچائی پسند کرتا ہے، اور پوشیدہ میں مجھے حکمت سکھائے گا۔ زوفے سے مجھے پاک کر، تو میں پاک ہوں گا۔ مجھے دھو، تو میں برف سے بھی زیادہ "سفید ہوں گا۔"

یہاں وہ گہرائی تک جا کر مان لیتا ہے کہ گناہ محض حادثہ نہیں بلکہ اُس کی فطرت ہے۔ اور پھر بھی وہ ایمان رکھتا ہے کہ خون میں تطہیر کی قوت ہے۔ یہی ایمان ہے—ایمان ابراہیمی! جس نے گناہ کا بوجھ محسوس کیا اور پھر بھی کفارے کی طاقت پر بھروسہ کیا۔ داؤد نے کہاں کو دیکھا تھا جو زوفے کو خون میں ڈبو کر چھڑکتا تھا، اور اب کہتا ہے، "اے خداوند! ایسا ہی میرے ساتھ بھی کر—اُس زیادہ قیمتی خون سے جو الہی کفارے کا ہے۔"

آیات 8-10۔ "مجھے خوشی اور شادمانی سنا دے تاکہ وہ بڈیاں جو تُو نے توڑ ڈالی ہیں شادمان ہوں۔ میرے گناہوں سے اپنا منہ "پھیر لے اور میری ساری بدکرداری کو مٹا دے۔ اے خدا! میرے اندر پاک دل پیدا کر اور میرے اندر سیدھی رُوح تازہ کر۔ اے خداوند، فساد کی جڑ دل میں ہے۔ صرف دھبہ نہ دھو بلکہ میرا دل نیا بنا دے، تاکہ میں پھر گناہ نہ کروں۔"

آیات 11-14۔ "مجھے اپنے حضور سے مت نکال اور اپنی پاک رُوح کو مجھ سے مت لے۔ اپنی نجات کی شادمانی مجھے پھر عطا کر اور آزاد رُوح سے مجھے سہارا دے۔ تب میں خطاکاروں کو تیری راہیں سکھاؤں گا اور گنہگار تیرے حضور رجوع کریں گے۔ اے خُدا! میری نجات کے خُدا! مجھے خونریزی کے قصور سے چھڑا، تو میری زبان تیری صداقت کو بلند آواز سے "گانے گی۔"

یہاں اُس کی سچی توبہ کا ثبوت ہے کہ وہ اپنے گناہ کو اُس کے اصلی نام سے پکارتا ہے۔ "خونریزی کا قصور"۔ اب وہ عذر نہ بناتا بلکہ اصل حقیقت کا اقرار کرتا ہے۔ یہی وقت ہے جب خون پاک کرتا ہے اور جان برف سے زیادہ سفید ہو جاتی ہے۔

آیات 15-19۔ "اے خُداوند! میرے لبوں کو کھول دے، تو میرا منہ تیری ستائش کو ظاہر کرے گا۔ کیونکہ تُو قربانی سے خوش نہیں ہوتا، ورنہ میں دیتا۔ تُو سوختنی قربانی پسند نہیں کرتا۔ خدا کی قربانیاں ٹوٹا ہوا رُوح ہے۔ ٹوٹا ہوا اور پشیمان دل، اے خُدا! تُو اُسے حقیر نہ جانے گا۔ صیون پر اپنی رضا کے مطابق نیکی کر، یروشلم کی دیواروں کو بنا۔ تب تُو صداقت کی قربانیوں اور "سوختنی قربانیوں سے خوش ہوگا۔ تب وہ تیرے مذبح پر بیل چڑھائیں گے۔"

ہاں، یہی اچھے وقت ہیں۔ جب گناہ معاف کیا جائے اور دل اُس معافی کو محسوس کرے۔ ایسے ہی لوگ خدا کی سب سے اچھی خدمت کرتے ہیں۔

اب ہم 32 زبور کو پڑھیں گے۔

آیات 1-5۔ مبارک ہے وہ شخص جس کی خطا معاف ہوئی، جس کا گناہ ڈھانپا گیا۔ مبارک ہے وہ آدمی جس کے لئے خُداوند بدکرداری کو شمار نہیں کرتا، اور جس کی رُوح میں مکر نہیں۔ جب میں خاموش رہا تو دن بھر کے کراہنے سے میری ہڈیاں بوسیدہ ہو گئیں۔ کیونکہ دن اور رات تیرا ہاتھ مجھ پر بھاری رہا۔ میری تازگی گرمیوں کی خشکی کی مانند بدل گئی۔ سیلاہ میں نے اپنا گناہ تجھ پر ظاہر کیا اور اپنی بدکرداری کو نہ چھپایا۔ میں نے کہا، میں اپنی خطاؤں کا اقرار خُداوند سے کروں گا، اور تو نے میرے گناہ کی بدکرداری کو بخش دیا۔ سیلاہ۔

یہ جلد تمام ہو گیا۔ جب ایک ٹوٹے ہوئے دل سے بہودہ کے خُدا کے کان میں بہایا گیا تو وہ خطا ہمیشہ کے لئے مٹ گئی۔ اے عزیز سننے والے، یہ تیرے ساتھ بھی ایسا ہی ہو۔ اگر تیرا گناہ آج کی رات تک کبھی معاف نہ ہوا ہو، تو کاش اسی رات تو گناہ کے اقرار کے وسیلہ سے معافی پا جائے۔

آیات 6-7۔ اسی لئے ہر دیندار تجھ سے اُس وقت دُعا کرے گا جب تو پایا جا سکے۔ یقیناً بڑی سیلابی پانیوں میں بھی وہ اُس کے قریب نہ آئیں گے۔ تُو میری پوش گاہ ہے۔ تُو مجھے تنگی سے بچائے گا۔ تُو مجھے ربانی کے نغموں سے گھیر لے گا۔ سیلاہ۔

متی 26:59-68؛

آیات 59-60۔ اور سردار کاہن اور بزرگ اور ساری شورا نے یسوع پر جھوٹی گواہی ڈھونڈی تاکہ اُسے قتل کریں، لیکن کچھ نہ پایا۔ نہ محبت کے لئے، نہ روپیہ کے لئے۔
۔ بلکہ جب کہ بہت سے جھوٹے گواہ آئے، تو بھی کچھ نہ پایا۔ یعنی کوئی ایک دوسرے کے ساتھ موافق نہ ہوا۔ ایک کا 60 جھوٹ دوسرے کے بیان سے ٹوٹ گیا۔

:- آخرکار دو جھوٹے گواہ آئے اور کہا 61

انہوں نے اور کوئی لفظ نہ کہا، گویا انہیں کوئی ایسی زبان کا لفظ ہی نہ آتا تھا جو اُس کے لئے کافی طور پر ناپاک ہو۔ "یہ شخص"۔ مترجموں نے بجا طور پر "یہ" کے ساتھ لفظ "شخص" بڑھایا ہے۔

۔ "یہ شخص کہتا ہے، میں خدا کے مقدس کو ڈھا سکتا ہوں اور تین دن میں اُسے بنا سکتا ہوں۔ 61
حالانکہ اُس نے کبھی ایسا نہ کہا۔ یہ اُس کے کلام کی نہایت شریر اور کاذب تحریف تھی۔ اگر لوگ ہمارے خلاف الزام لگانا چاہیں، تو بغیر کسی مواد کے بھی کر سکتے ہیں۔

64۔ اور سردار کاہن اُٹھا اور اُس سے کہنے لگا، کیا تو کچھ جواب نہیں دیتا؟ یہ تیرے خلاف کیا گواہی دیتے ہیں؟ مگر یسوع 62 خاموش رہا۔ اور سردار کاہن نے اُس سے کہا، میں تجھے اُس زندہ خدا کی قسم دیتا ہوں کہ تو ہمیں بتا کہ آیا تو مسیح ہے، خدا کا بیٹا؟ یسوع نے اُس سے کہا، "تو نے کہا۔ لیکن میں تم سے کہتا ہوں کہ اب کے بعد تم ابن آدم کو قدرت کے دہنے ہاتھ بیٹھے اور "آسمان کے بادلوں پر آتے دیکھو گے۔"

اُس نے انہیں اپنے حضور کھڑا کر دیا تاکہ جب وہ خود عدالت کے تخت پر بیٹھے، یہ مجرم کی کرسی پر ہوں۔

66- تب سردار کابن نے اپنے کپڑے پہاڑے اور کہا، ”اُس نے کفر بکا ہے۔ اب ہمیں گواہوں کی کیا ضرورت ہے؟ دیکھو، تم 65
 ”نے ابھی اُس کا کفر سنا ہے۔ تمہاری کیا رائے ہے؟“ انہوں نے جواب دیا، ”وہ موت کے لائق ہے۔
 وہ اپنے لوگوں کے ستر بزرگوں پر نظر ڈالتا ہے جو وہاں شورا میں بیٹھے تھے، اور انہوں نے کہا، ”وہ موت کے لائق ہے۔“
 غالباً یوسف رامی اور نیکودیٹس وہاں نہ تھے۔ وہی دو دوست تھے جو خداوند کو سنہدین میں حاصل تھے۔

68- انہوں نے جواب دیا، ”وہ موت کے لائق ہے۔“ تب انہوں نے اُس کے منہ پر تھوکا اور اُس کو مگے مارے، اور بعض 66
 ”نے اُس کے منہ پر طمانچے مارے اور کہا، ”اے مسیح، ہمیں نبوت کر کے بتا، کس نے تجھے مارا؟“

یہ مسیح کی باقاعدہ دینی عدالت کا اختتام تھا۔ تھوڑا سا وقت گزرا جب تک پیلطس، جو عدالت کا حاکم تھا، مسیح کو دیکھنے کو
 تیار ہوا۔ لیکن جونہی صبح ہوئی، وہ اُسے گھسیٹ کر ایک اور عدالت کے سامنے لے گئے۔

لُوقا 23

آیات 1-2۔ اور اُن سب کا مجمع اُٹھا اور اُسے پیلطس کے پاس لے گئے۔ اور اُس پر الزام لگانے لگے اور کہنے لگے، ”ہم نے
 ”اِس شخص کو پایا کہ یہ قوم کو بہکاتا ہے اور قیصر کو جزیہ دینے سے منع کرتا ہے اور اپنے آپ کو مسیح بادشاہ کہتا ہے۔
 یہ دیکھو! الزام بدل گیا۔ پہلے کفر کا، اب بغاوت کا۔

3- ”یہ شخص قوم کو بہکاتا ہے اور قیصر کو جزیہ دینے سے منع کرتا ہے اور اپنے آپ کو مسیح بادشاہ کہتا ہے۔“ اور 2
 ”پیلطس نے اُس سے پوچھا، ”کیا تو یہودیوں کا بادشاہ ہے؟“ اُس نے جواب دیا، ”تو ہی کہتا ہے۔
 ایک اور انجیل نویس بتاتا ہے کہ اُس نے پہلے پیلطس سے سوال کیا کہ اُس کے سوال کا کیا مطلب ہے، اور سمجھایا کہ وہ
 صرف روحانی بادشاہی کا دعویٰ کرتا ہے۔

5- تب پیلطس نے سردار کابنوں اور لوگوں سے کہا، ”میں اِس شخص میں کچھ قصور نہیں پاتا۔“ لیکن وہ اور بھی زور دینے 4
 ”لگے اور کہنے لگے، ”یہ لوگوں کو ابھارتا ہے اور ساری یہودیہ میں تعلیم دیتا ہے، جلیل سے لے کر یہاں تک۔
 جب پیلطس نے ”جلیل“ کا نام سنا، تو فوراً اُس پر لپکا، کیونکہ وہ ہجوم کو ناراض نہیں کرنا چاہتا تھا۔

7- جب پیلطس نے سنا کہ یہ گلیلی ہے، تو اُس نے پوچھا، کیا یہ شخص گلیل کا ہے؟ اور جب جان لیا کہ وہ بیروڈیس کے 6
 اختیار میں ہے، تو اُسے بیروڈیس کے پاس بھیج دیا، جو اُن دنوں یروشلم میں تھا۔
 سو آقا کو پھر گھسیٹ کر ایک تیسری عدالت میں لے جایا گیا۔ اے خدا کے بابرکت برہ! کوئی بھیڑ ذبح گاہ کو ایسے نہ ہانکی گئی
 جیسا تُو موت کی طرف ہانکا گیا!

8۔ اور جب بیروڈیس نے یسوع کو دیکھا، تو نہایت خوش ہوا، کیونکہ وہ مدت سے اُسے دیکھنا چاہتا تھا، اِس لئے کہ اُس نے اُس 8
 کے بارے میں بہت کچھ سنا تھا، اور امید رکھتا تھا کہ کوئی معجزہ اُس کے ہاتھ سے دیکھے گا۔
 لیکن خداوند نے کبھی بے کار تجسس کو راضی کرنے کے لئے معجزہ نہ کیا۔ جو گلی کوچے کے ایک مفلس کو شفا دیتا، اُس
 بادشاہ کو خوش کرنے کے لئے کوئی نشان نہ دکھاتا جس کے قبضہ میں وہ تھا۔

9۔ تب اُس نے اُس سے بہت سوالات کئے، لیکن اُس نے اُسے کچھ جواب نہ دیا۔ 9
 جیسا کہ نیک خُرسطوفر نہیں کہتا ہے، ”یُوحنا بیٹسمہ دینے والا مسیح کی آواز تھا اور بیروڈیس نے اُس کو بند کر دیا تھا۔ اسی
 لئے مسیح اُس سے کچھ نہ بولا۔ گویا یہ کہہ رہا تھا، نہیں، نہیں، تُو نے میرے قاصد یُوحنا کا سر کاٹ ڈالا، اب چونکہ تُو نے
 ”میرے سفیر کی بے حرمتی کی، میں، بادشاہوں کا بادشاہ، تجھ سے کچھ نہ کہوں گا۔

10۔ اور سردار کابن اور فقیہان وہاں کھڑے ہو کر زور زور سے اُس پر الزام لگاتے رہے۔ 10
 اصل لفظ ہے ”اُسے کچھ نہ سمجھا“—یعنی اُس کو گویا صفر کر دیا۔

12- اور بیروڈیس نے اپنے سپاہیوں کے ساتھ مل کر اُسے حقیر جانا اور اُس کا مذاق اُڑایا اور اُسے شوخ رنگ کا لباس پہنا 11
 کر پھر پیلطس کے پاس بھیج دیا۔ اور اسی دن پیلطس اور بیروڈیس آپس میں دوست بن گئے، کیونکہ پہلے وہ آپس میں دشمن
 تھے۔
 دو گتے ایک ہی شکار پر خوب راضی ہو سکتے ہیں، اور گنہگار جو اور باتوں پر جھگڑتے ہیں، اکثر انجیل کو ستانے پر بالکل
 متفق ہو جاتے ہیں۔

16- اور پیلطس نے سردار کابنوں اور حاکموں اور لوگوں کو بلا کر کہا، ”تم اس شخص کو میرے پاس لائے ہو گویا یہ 13 لوگوں کو بہکاتا ہے، اور دیکھو، میں نے تمہارے سامنے اُس کی تفتیش کی اور ان باتوں کے بارے میں جن کے الزام میں تم اُس پر لگاتے ہو، میں اُس میں کچھ قصور نہیں پاتا۔ نہ ہی بیرو دیس نے، کیونکہ میں نے تمہیں اُس کے پاس بھیج دیا اور دیکھو، اُس نے بھی ایسا کچھ نہیں پایا جو موت کے لائق ہو۔ پس میں اُسے کوڑے مار کر چھوڑ دوں گا۔“

آہ، ”کوڑے مارنا“ لفظ زبان پر تو ہلکا سا آتا ہے، لیکن تم جانتے ہو کہ اُس کا مطلب کیا تھا جب رومی جلاد اُس کی پیٹھ ننگی کر کے خوفناک کوڑے مارتے تھے! شاید پیلطس نے سوچا کہ اگر وہ اُس کو کوڑے مارے گا، تو اُس کا دکھ یہودیوں کو ترس کھلانے پر مجبور کرے گا۔

20- (کیونکہ اُس کو ضرور تھا کہ عید پر اُن کے لئے ایک قیدی رہا کرے۔) تب وہ سب یک زبان ہو کر چلا اُٹھے، ”اسے 17 دُور کر، اور برابا کو ہمارے لئے چھوڑ دے۔“ (جو کسی بغاوت اور ایک قتل کے باعث شہر میں قید کیا گیا تھا۔) پیلطس نے پھر اُن سے کہا، کیونکہ وہ یسوع کو چھوڑنا چاہتا تھا۔

وہ بار بار ادھر ادھر جاتا رہا، مسیح کی جان بچانا چاہتا تھا، مگر اخلاقی حوصلہ نہ رکھتا تھا۔

26- لیکن وہ چلاتے رہے، ”اُسے صلیب دو، صلیب دو۔“ اور اُس نے اُن سے تیسری بار کہا، ”کیوں؟ اُس نے کیا بُرائی کی 21 ہے؟ میں اُس میں موت کا کوئی سبب نہیں پاتا۔ پس میں اُسے کوڑے مار کر چھوڑ دوں گا۔“ لیکن وہ بڑی آوازوں کے ساتھ زور دینے رہے کہ وہ مصلوب کیا جائے۔ اور اُن کی آوازیں اور سردار کابنوں کی غالب آئیں۔ پس پیلطس نے یہ فیصلہ کیا کہ اُن کی خواہش پوری کی جائے۔ اور اُس نے اُس شخص کو رہا کیا جو بغاوت اور قتل کے سبب قید میں ڈالا گیا تھا اور جسے وہ چاہتے تھے۔ لیکن یسوع کو اُن کے حوالہ کر دیا کہ وہ جو چاہیں کریں۔ اور جب وہ اُسے لے جا رہے تھے، تو ایک شخص، شمعون نام قیرینی، جو کھیت سے آ رہا تھا، کو پکڑ کر اُس پر صلیب ڈالی تاکہ وہ یسوع کے پیچھے اُسے اُٹھائے۔